بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۲۰

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۹ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ	۱۶ احسان ۱۳۴۷ ہش	۱۶ جون ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۳۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بلاؤں اور مصائب سے رہائی کا بجز اس کے کوئی علاج نہیں کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے

انسان جب تک سچی توبہ نہیں کرتا شامتِ اعمال کی وجہ سے آنیوالی بلائیں پیچھا نہیں چھوڑتیں

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ بلاؤں اور غموں ہی کا وقت ہے، جو مزا آتا ہے اور راحت ملتی ہے کیونکہ خدا جو انسان کا اصل مقصود ہے اس وقت اپنے بندے کے بہت ہی قریب ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قرآن جو دیا گیا ہے غم کی حالت میں دیا گیا ہے پس تم بھی اس کو غم کی حالت میں پڑھو

غرض میں کہاں تک بیان کروں کہ ان بلاؤں میں کیا لذت اور مزا ہوتا ہے اور عاشقِ صادق کہاں تک ان سے محظوظ ہوتا ہے۔ مختصر طور پر یاد رکھو کہ ان بلاؤں کا پھل اور نتیجہ جو ابرار اور اخیار پر آتی ہیں جنت اور ترقی درجات ہے۔ اور وہ بلائیں اور غم جو مفسدوں اور شریروں پر آتے ہیں ان کی وجہ شامتِ اعمال اور تاریک زندگی ہے اور اس کا نتیجہ جہنم اور عذابِ الٰہی ہے۔ پس جو شخص آگ کے پاس جاتا ہے ضرور ہے کہ وہ اس کی سوزش سے حصہ لے اور اسے محسوس کرے اور اسے دکھ پہنچے لیکن جو ایک باغ میں جاتا ہے یقینی امر ہے کہ اس کے پھلوں اور پھولوں کی خوشبو سے اور اس خوبصورت نظارہ کے مشاہدہ سے لذت پائے۔

اب واضح ہے کہ جس حال میں وہ بلائیں جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور جن کا نتیجہ جہنمی زندگی اور عذاب الٰہی ہے ان بلاؤں سے جو ترقی درجات کے طور پر اخیار و ابرار کو آتی ہیں الگ ہیں۔ کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے جو انسان اس عذاب سے نجات پائے؟ اس عذاب اور دکھ سے رہائی کی بجز اس کے کوئی تجویز اور علاج نہیں ہے کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے۔ جب تک سچی توبہ نہیں کرتا یہ بلائیں جو عذابِ الٰہی کے رنگ میں آتی ہیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو نہیں بدلتا جو اس بارے میں اس نے مقرر فرما دیا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ یعنی جب تک کوئی قوم اپنی حالت میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

اخبارِ احمدیہ

O ربوہ ۱۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۱۳ احسان کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

O مجلس انصار اللہ کا دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ ۲۳ احسان (جون) بروز اتوار منعقد ہوگا۔ جملہ انصار اللہ اس امتحان میں شرکت فرمائیں۔ (نوٹ) ربوہ کے انصار کے لئے یہ امتحان بروز جمعہ ۲۱ احسان کو ہوگا۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

O ربوہ ۱۵ احسان۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ آپ نے نماز میں خاص درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی نیز قرآن مجید کی بعض جامع دعاؤں کی اہمیت واضح کرکے احباب کو یہ دعائیں بکثرت پڑھنے کی تلقین کی۔ نماز جمعہ کی آخری رکعت کے سجدوں میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں حضور کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کیں۔ ان دعاؤں میں جملہ مقتدی بھی شریک ہوئے۔

O ضلع شیخوپورہ کے علاقہ آنبہ کالیہ کے معلم حکیم عبد الرحمٰن صاحب فتق کے اپریشن کے لئے سول ہسپتال شیخوپورہ میں داخل ہیں احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(حکیم مرغوب اللہ)

O لائلپور — شیخ عبد السمیع صاحب قمر معرفت شیخ محمد محسن مولا بخش آئل فیکٹری ایریا لائلپور کی صحت اب پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن کمزوری تاحال چل رہی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

O خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی ختم ہو چکا ہے۔ امید ہے قائدین نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہوگا۔ اپنی ہفتہ وصولی کی رپورٹ سے مرکز کو آگاہ کریں اور وصول شدہ رقم بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ مرکز کو جلد ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر ایک اپنے اہل و عیال کی تربیت کا ذمہ دار ہے۔

نہ صرف اپنی اصلاح کرو بلکہ اپنی اولاد کو بھی حقیقی مومن بنانے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر

فرمودہ ۱۷؍فروری ۱۹۴۹ء بمقام راولپنڈی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۷؍فروری ۱۹۴۹ء کو راولپنڈی کی جماعت احمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی تھی اس کا ایک حصہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھر کی ذمہ داری مردوں پر ہے۔ اگر مرد اس ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے تو قیامت کے دن ان کے متعلق اُن سے سوال کیا جائے گا آپ فرماتے ہیں

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا نگران ہے

اور اس کے گھر میں جو افراد رہتے ہیں ان کے متعلق اس سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔ قیامت کے دن ایک عورت سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں اور مرد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اپنے سے کیا کیا قربانیاں کروائیں۔ ایک بیٹے کے متعلق ماں سے بھی سوال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے بیٹے سے کیا کیا قربانیاں کروائیں مگر ساتھ ہی باپ سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس بارہ میں کیا کچھ کیا۔ کیونکہ بچوں کی ذمہ داری جیسے عورتوں پر ہے ویسے ہی ان کی ذمہ داری باپوں پر ہے۔ پس میں

جماعت کے مردوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ اپنی عورتوں کو لجنہ اماء اللہ میں شامل کریں۔ اور ان کی اور اپنے بچوں کی اچھی طرح نگرانی کریں اور اس میں کسی قسم کی غفلت نہ کریں۔ قومی زندگی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اسلام ایک قومی مذہب ہے۔ باقی مذاہب میں سے کوئی مذہب قومی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہمارے تمام کاموں میں جتھہ بندی اور جمعیت پائی جاتی ہے۔ مثلاً نماز ہے۔ باقی کسی مذہب میں ایسی نماز نہیں پائی جاتی یہ نماز صرف اسلام میں ہی پائی جاتی ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ گرجاؤں میں بھی لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور اجتماعی طور پر دعا کرتے ہیں مگر وہ نماز بھی اسلامی نماز کی طرح نہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ گرجاؤں میں جب پادری وعظ کر رہا ہوتا ہے۔ تو لوگوں میں سے بعض اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ کسی کا منہ کسی طرف ہوتا ہے اور کسی کا منہ کسی طرف۔ کوئی کرسی پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے تو کوئی بنچ پر بیٹھا ہوا ہوا ہوتا ہے۔ اس نماز کا اسلامی نماز کے ساتھ کوئی جوڑ ہی نہیں۔

جماعت کے تو یہ معنے ہوتے ہیں

کہ سب ملکر ایک کام کریں اور ایک ہی جگہ کام کریں اور یہ بات عیسائیوں کی نماز میں نہیں پائی جاتی۔ مثلاً ایک پادری اگر تقریر کر رہا ہوتا ہے تو اس کا ایک نائب ہاتھ میں شمع لئے کھڑا ہوتا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں پانی ہوتا ہے کوئی خوشبو لئے کھڑا ہوتا ہے۔ کیا ہماری نماز میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ہماری نماز میں تو سارے کے سارے ایک ہی کام میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح چندے ہیں۔ زکوٰۃ ہے۔ اس میں بھی کوئی دوسری قوم

اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی

یہودیوں میں یہ بات پائی جاتی ہے مگر وہ بھی اس رنگ میں نہیں جس رنگ میں اسلام نے اسے پیش کیا ہے۔ اسلام نے ان چیزوں کو ایسی شرائط کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے کہ ان کی مثال دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔ پھر حج ہے سال میں ایک دن حج ہوتا ہے۔ سب ممالک سے لوگ آکر جمع ہوتے ہیں اور ایک ہی دن خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہوتا ہے اور ایک ہی دن عرفات جانا ہوتا ہے منیٰ جانا ہوتا ہے اور پھر یہ بتایا جاتا ہے کہ فلاں فلاں دن قربانی کی جائے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔ غرض

اسلام ایک جماعتی مذہب ہے

اور مسلمانوں کے لئے ترقی کرنا ناممکن ہے جب تک وہ جماعتی طور پر اس کے لئے کوشش نہ کریں اور جب تک وہ متحدہ طور پر اس کام کو نہیں کرتے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس میں جماعت کے مردوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو عورتیں لجنہ اماء اللہ میں شامل نہیں ہیں وہ انہیں لجنہ اماء اللہ میں شامل کرائیں۔ اور انہیں اجلاسوں میں بھیجا کریں۔ وہ یاد رکھیں کہ قیامت کے دن کوئی شخص یہ کہہ کر بریت حاصل نہیں کر سکتا کہ وہ خود نمازیں پڑھتا تھا وہ خود چندہ دیتا تھا وہ خود جماعتی کاموں میں حصہ لیتا تھا بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اس سے اس کی بیوی کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ اگر اس کی بیوی جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتی تو یہ بات اسے مجرم بنانے کے لئے کافی ہے۔ پھر اپنے بچوں کو خدام الاحمدیہ میں داخل کرو۔ ان کی تربیت کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے ذمہ وار ماں باپ ہیں

اور اس میں اس نے عورتوں کو بھی شامل کیا ہے۔ ایک عورت یہ کہہ کر اپنی بریت نہیں کرسکتی کہ وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہے۔ مشترکہ کاموں میں حصّہ لیتی ہے۔ چندے دیتی ہے۔ تبلیغ کرتی ہے۔ نمازیں پڑھتی ہے۔ زکوٰۃ دیتی ہے۔ بے شک یہ سب کچھ وہ کرتی ہے لیکن قیامت کے دن اس سے یہ بھی سوال کیا جائے گا کہ کیا اس نے

اپنی اولاد کو بھی دیندار بنایا ہے

کیا انہیں سلسلہ کے کاموں میں حصّہ لینے کی عادت ڈالی ہے اگر نہیں تو خدا تعالےٰ اس سے کہے گا کہ تم مجرم ہو۔ مَیں نے تمہیں صرف یہ نہیں کہا تھا کہ تم یہ کام کرو بلکہ مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم یہ کام اپنی اولاد سے بھی کراؤ۔ مَیں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم سچ بولو بلکہ مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم اپنی اولاد کو بھی سچ بولنے کی عادت ڈالو۔ مَیں نے صرف یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود نمازیں پڑھو اور روزے رکھو بلکہ مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تمہارا کوئی بیٹا ہے یا بیٹی ہے تو اسے بھی ان کاموں کی عادت ڈالو۔ مَیں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود جماعتی کاموں میں حصّہ لو بلکہ مَیں نے تم سے یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ اپنی اولاد کو بھی جماعتی کاموں میں حصّہ لینے کی عادت ڈالو۔ اسی طرح مرد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا۔ غرض یہ چیز کافی نہیں کہ تم خود اخلاص دکھاؤ بلکہ ضروری ہے کہ تم اپنی اولاد میں بھی اخلاص کا مادہ پیدا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری اپنی قربانی کافی نہیں ہو سکتی۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ ایسا نہ کرنے سے تم جہنمی بن جاؤ گے مگر یہ ضرور کہوں گا کہ ایسا نہ کرنے سے تمہارے ثواب کا ایک حصّہ ضرور کٹ جائے گا۔

جماعت کے معنے یہی ہوتے ہیں

نہ وہ سلسلہ قیامت تک چلا جائے گا۔ فرد مرتا ہے لیکن جماعتیں نہیں مرتیں۔ چنانچہ ہارون الرشید کے زمانہ میں ابن جنّی کے ایک شاگرد ہوا کرتے تھے۔ ہارون الرشید نے اس سے کہا۔ مَا مَاتَ مَنْ خَلَفَ مِثْلَكَ جس نے تیرے جیسا شاگرد اپنے پیچھے چھوڑا ہے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا۔

غرض جماعت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ دائمی زندگی اختیار کرے اگر اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہوتا تو آپ کی وفات کے ساتھ یہ بھی ختم ہو جاتا لیکن اسلام کے متعلق خدا تعالےٰ نے کہا ہے کہ وہ قیامت تک چلا جائے گا۔ تو ضروری ہے کہ ہر مسلمان اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر جائے۔ اگر ہر مسلمان اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر نہیں جاتا تو اسلام قیامت تک چلے گا کس طرح؟ ہم کہتے ہیں کہ احمدیت اسلام ہی کا نام ہے۔ اگر

احمدیت اسلام ہی کا نام ہے

اور اسلام نے قیامت تک جانا ہے تو ضروری ہے کہ ہم اپنی اولاد کو مخلص احمدی بنا کر جائیں۔ اگر ہم اپنی اولاد کو مخلص احمدی بنا کر نہیں جاتے تو احمدیت ختم ہو جائے گی۔ پس یہ کافی نہیں کہ تم صرف اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو بلکہ ضروری ہے کہ جہاں تم خود اعمالِ دینیہ کی طرف توجہ کرتے ہو۔ نمازیں پڑھتے ہو۔ چندے دیتے ہو۔ زکوٰۃ دیتے ہو۔ روزے رکھتے ہو۔ غرباء کی مدد کرتے ہو وہاں

تم اپنی اولادوں کی بھی اصلاح کرو

اگر تم اپنی اولاد کے اندر دینی جذبہ پیدا نہیں کرتے اور مخلص احمدی بنا کر نہیں جاتے تو تمہاری زندگی یقیناً فردی زندگی ہے۔ تمہاری زندگی جماعتی نہیں۔ اور اگر کسی اور کی نسل کے ذریعہ اسلام کا کام چلتا رہا تو اسلام کی زندگی میں تمہارا کوئی حصّہ نہیں ہوگا۔ اسلام اگر دائمی طور پر زندہ رہے گا تو اسی طرح کہ تم اپنی اولادوں کو دیندار بناؤ۔ مثلاً اگر ا۔ ب۔ ج پکّا مسلمان ہے تو جب تک وہ خود مسلمان ہیں ان کے ذریعہ بے شک اسلام زندہ رہے گا۔ لیکن

دائمی زندگی کے لئے

ان کی اولادوں کا پکّا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اگر ا کی اولاد پکّی مسلمان نہیں ہے۔ ب کی اولاد مسلمان ہے۔ ج کی اولاد مسلمان ہے۔ تو اگر اسلام زندہ ہے تو ب اور ج کی اولاد سے الف کی اولاد کی وجہ سے نہیں۔ اگر ب کی اولاد پکّی مسلمان نہیں ج کی اولاد مسلمان ہے تو پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الف نے زندہ نہیں رکھا۔ ب کی اولاد نے زندہ نہیں رکھا بلکہ آپؐ کو زندہ رکھا ہے تو ج کی اولاد نے رکھا ہے۔ پس یہ کتنی عظیم الشان نعمت ہے جسے ہم حاصل کرسکتے ہیں۔ ہم اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ۳۰ یا ۴۰ سال کی اور زندگی دیدیتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا رتبہ ہوگا کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ۳۰ یا ۴۰ سال کا اضافہ کر دے۔ لیکن جو شخص اپنی اولاد کی اصلاح نہیں کرتا اسے پکّا مسلمان نہیں بناتا وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو کم کر دیتا ہے۔ اور

یہ کتنی بڑی بدبختی ہے

پس تم نہ صرف اپنے اندر ایک نیک تغیّر پیدا کرو بلکہ اپنی اولاد کے اندر بھی دینی جذبہ پیدا کرو۔ جب نماز کے لئے جاؤ تو بچّوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ اگر وہ چھوٹے ہیں تو کم از کم تمہارے نماز پڑھتے وقت خاموش تو رہیں تمہاری نماز کو خراب تو نہ کریں۔ جیسے کل بچّوں نے شور مچا کر نماز کو خراب کر دیا تھا۔ بچّوں کی تربیت ہونی چاہیئے۔ اگر بچّہ چار پانچ سال کا ہے تو اس کے اندر دینی کاموں میں حصّہ لینے کی عادت پیدا کرو اور سات سال کے بچّے کو تو باقاعدہ نماز پڑھانی چاہیئے اور دس سال کی عمر میں اسے نماز میں ایسا باقاعدہ ہونا چاہیئے کہ اگر وہ نماز نہ پڑھے تو ایک حد تک اسے مار پیٹ بھی جائز ہے۔ بہرحال جب بچّہ چھ سات سال کا ہو جائے اسے نماز پڑھانی چاہیئے اور دینی کاموں میں حصّہ لینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اگر اسے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو نہ آئے۔ جب بچّہ پیدا ہوتا ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے دائیں کان میں اذان دو اور اس کے بائیں کان میں تکبیر کہو تو کیا وہ تمہاری اذان اور تکبیر کو سمجھتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہی سبق دیا ہے کہ تم

بچے کی تربیت

اس کی پیدائش کے وقت سے ہی شروع کر دو۔ جب آپ بچّے کی پیدائش کے وقت سے اس کی تربیت کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ تو چھ سات سال

کی عمر والا بچہ کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ جب بچہ چھ سات سال کا ہو جائے تو اسے نمازوں میں ساتھ لاؤ۔ اسے آیاتِ قرآنیہ یاد کراؤ۔ اچھی اچھی نظمیں یاد کراؤ۔ جب آٹھ سال کا ہو جائے تو اس کی اس طرح تربیت کرو کہ وہ دینی کاموں پر آمادہ ہو جائے۔ اسی طرح ماؤں کا بھی فرض ہے۔ اگر باپ سارا دن دفتر میں رہتا ہے یا کہیں باہر گیا ہوا ہے تو اس کی غیر حاضری میں

عورت کا فرض ہے

کہ وہ بچے کو نمازیں پڑھائے۔ جب وہ نماز پڑھنے لگے تو بچے کو بھی ساتھ کھڑا کرے یا اسے اپنی نگرانی میں نمازیں پڑھوائے کیونکہ بعض اوقات شرعی طور پر اسے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ خود نہیں پڑھتی تو بچے کو تو اپنی نگرانی میں نماز پڑھوا سکتی ہے۔ نماز کا جب وقت آئے اسے چاہیئے کہ بچے کو کھڑا کر کے نماز پڑھوائے۔ اور پھر جب مرد گھر آجائے تو وہ یہ کام کرے۔ گویا جب مرد گھر پر ہو تو یہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو دینی کاموں کی عادت ڈالے۔ اور اگر مرد گھر نہیں ہے تو عورت اپنے بچوں سے دینی کام کروائے۔ غرض آپ لوگ اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کریں اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں کہ تمہاری شکلوں کو دیکھ کر ہر شخص یہ سمجھ سکے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے احیاء دین کا ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو بنایا ہے اور

خدا تعالیٰ سے ایسی محبت پیدا کرو

کہ اسے تمہارے متعلق غیرت ہو اور وہ محسوس کرے کہ اگر یہ لوگ مر گئے تو میں مرا۔ خدا تعالیٰ حیّ و قیّوم ہے۔ اس پر موت وارد نہیں ہوتی لیکن اس دنیا میں اگر اس کا ذکر مٹ جائے تو گویا وہ اس دنیا کے لئے مر گیا۔ ایک بزرگ جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے شاگردوں میں سے تھے اور بھوپال میں رہتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے استاد تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو اپنی ایک خواب سنائی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں بھوپال سے باہر گیا ہوا ہوں شہر کے باہر پل پر میں نے ایک آدمی دیکھا جو کوڑھی تھا اور اندھا تھا۔ اس کے

زخموں سے بدبو

آتی تھی اور ان پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں۔ اس کے ہونٹ۔ ناک اور کان کٹے ہوئے تھے۔ غرض اس کے جسم کا ہر ذرہ بھیانک تھا۔ میں نے اس شخص سے پوچھا تم کون ہو۔ اس نے کہا میں خدا تعالیٰ ہوں۔ میری حالت متغیر ہو گئی اور میں یہ نہ سمجھ سکا کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کیسے ہو سکتا ہے میں نے اس شخص سے کہا قرآن کریم تو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ خوبصورت اور کوئی چیز نہیں۔ اس پر اس نے کہا میں بھوپال کے رہنے والوں کا خدا تعالیٰ ہوں۔ یعنی بھوپال والوں نے میری یہ شکل بنا رکھی ہے۔ پس گو

موت ایسی چیز ہے

جو خدا تعالیٰ کی ذات میں نہیں پائی جاتی مگر بعض بندوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ اس دنیا میں زندہ ہے اور بعض بندوں کے ذریعہ وہ اس دنیا میں مُردہ ہے۔ اگر اس کا ذکر اس دنیا سے مٹ جائے تو وہ

اس دنیا کے لئے گویا مر گیا۔ اور اگر اس کا ذکر اس دنیا سے نہ مٹے تو وہ گویا اس دنیا کے لئے زندہ ہو گیا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ ظاہری طور پر وفات پاگئے ہیں لیکن آپ ایمان لانے والوں کے ذریعہ اس دنیا میں زندہ ہو سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے دلوں میں ایمان ہے تو وہ زندہ ہیں۔ اور اگر ایمان مٹ چکا ہے تو آپ زندہ نہیں۔ غرض خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور موت تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اگر تم چاہو تو خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور اگر تم غفلت اور سستی سے کام لوگے تو خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا کے لئے مر جائیں گے۔ خدا تعالیٰ ظاہری طور پر کبھی مر نہیں سکتا مگر روحانی طور پر تم اسے زندہ بھی رکھ سکتے ہو اور مار بھی سکتے ہو۔

جنگِ بدر میں

جب لڑائی خطرناک صورت اختیار کر گئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بڑی گھبراہٹ سے دعائیں کرتے تھے کہ اے خدا اگر یہ جماعت جو چھوٹی سی ہے ہلاک ہو گئی تو لَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا۔ تیری عبادت کرنے والا کوئی شخص دنیا میں نہیں رہے گا۔ اس دعا کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو محفوظ رکھا کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ کو اس دنیا میں زندہ رکھنے والی ہو اس کو خدا تعالیٰ کبھی مرنے نہیں دیتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی مطلب تھا کہ اے خدا تیری زندگی اس چھوٹی سی جماعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر یہ جماعت مٹ گئی تو تیرا ذکر بھی اس دنیا سے مٹ جائے گا۔ اے خدا تو اس جماعت کو مرنے نہ دے اور اسے ہلاکت سے بچالے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ خدا تعالیٰ حیّ و قیّوم ہے۔ ظاہری طور پر اس پر موت وارد نہیں ہوتی لیکن روحانی طور پر اس دنیا میں وہ جس شخص کے ذریعہ زندہ ہو اس کو بھی وہ زندہ رکھتا ہے۔ اسی بات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ شعر کہا ہے کہ ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

یعنی ذرا ہوش کر کے مجھ پہ وار کیجیئو کیونکہ مجھ پر خدا تعالیٰ بیٹھا ہوا ہے اور جس شخص کے اندر خدا تعالیٰ بیٹھا ہو اس پر کوئی شخص حملہ کر کے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ وہ دراصل خدا تعالیٰ پر حملہ کرتا ہے اور اس کی ضرب خدا تعالیٰ پر پڑتی ہے۔ پس جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کو اپنے اندر بٹھا لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے بھی تباہ نہیں ہونے دیتا کیونکہ اس کی موت سے خدا تعالیٰ کی موت وابستہ ہوتی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں

کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نعمتوں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے تا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کے ذریعہ ایک لمبے عرصہ تک اس دنیا میں زندہ رہیں۔ ٭

احادیثِ نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَ الْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

ترجمہ:- ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام (کا قصر) پانچ ستونوں پر بنایا گیا ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَۃً وَ الْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ایمان ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں رکھتا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ وَ الْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پکا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں۔ اور پورا مہاجر وہ ہے جو اُن چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالےٰ نے ممانعت فرمائی ہے۔"

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ۔

ترجمہ:- ابوموسٰی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا اسلام افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا" اس شخص کا اسلام جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں۔"

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

ترجمہ:- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا "کھانا کھلاؤ جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو اور سلام کرو جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو۔"

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

ترجمہ:- انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو۔"

تاریخِ اسلام

53

جنگِ اُحد

مدینہ کے آنے کے تین سال بعد کفار نے تین ہزار کا لشکر تیار کر کے مدینہ پر حملہ کیا۔ مدینہ مکہ سے دو سَو میل کے فاصلہ پر ہے۔ دشمن اپنی طاقت پر ایسا نازاں تھا کہ مدینہ تک حملہ کرتا ہوا چلا آیا اور مدینہ سے آٹھ میل پر اُحد کے مقام پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کو روکنے کے لئے گئے تھے۔ آپؐ کے ساتھ ایک ہزار سپاہی تھے۔ آپؐ نے جو احکام دئے ان کے سمجھنے میں ایک دستہ فوج سے غلطی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوُا کہ دشمن نے زور کر کے مسلمانوں کو اسی قدر پیچھے دھکیل دیا کہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دشمنوں کے نرغے میں رہ گئے۔ آپؐ نے جرأت اور دلیری کا یہ نمونہ دکھلایا کہ باوجود اس کے کہ اپنی فوج ہٹ گئی تھی مگر آپؐ پیچھے نہ ہٹے اور دشمن کے مقابلہ پر کھڑے رہے جب مسلمانوں کو معلوم ہوُا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے اور وہیں کھڑے رہے تو انہوں نے یکدم حملہ کر کے آپؐ تک پہنچنا چاہا لیکن صرف چودہ آدمی آپؐ تک پہنچ سکے۔ اس وقت ایک دشمن نے پتھر مارا اور آپؐ کا سر مبارک زخمی ہو گیا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آپؐ کو بچاتے ہوئے کئی اَور مسلمان قتل ہو کر آپؐ پر جا گرے اور لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں۔ وہ لوگ ایک عاشق کی طرح تھے۔ کئی میدانِ جنگ میں ہی ہتھیار ڈال کر بیٹھ گئے اور رونے لگ گئے۔ ایک مسلمان جس کو اس امر کا علم نہ تھا وہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا اور اس سے پوچھا کہ کیا ہوُا ہے؟ اس نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو شہید ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ واہ اس سے بڑھ کر لڑنے کا موقعہ اور کب ہو گا؟ جہاں ہمارا محبوب گیا ہے وہیں ہم جائیں گے۔ یہ کہہ کر تلوار ہاتھ میں لے کر دشمنوں کی صفوں پر ٹوٹ پڑا اور آخرکار مارا گیا۔ جب اس کی لاش کو دیکھا گیا تو ستّر زخم اس پر لگے ہوئے تھے۔

جو لوگ آپؐ کے پاس تھے انہوں نے جب آپؐ کے جسم کو لاشوں کے نیچے سے نکالا تو معلوم ہوُا کہ آپؐ زندہ ہیں۔ اسی وقت پھر لشکرِ اسلام جمع ہونا شروع ہو گیا اور دشمن بھاگ گیا۔ اس وقت ایک مسلمان سپاہی اپنے ایک رشتہ دار کو نہ پا کر میدانِ جنگ میں تلاش کرنے لگا آخر اسے میدانِ جنگ میں اس حالت میں پایا کہ اس کی دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں اور سب جسم زخمی تھا اور اس کی آخری حالت معلوم ہوتی تھی۔ اس کو دیکھتے ہی اس زخمی نے پوچھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ آپؐ خیریت سے ہیں۔ یہ سُنکر اس کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور اس نے کہا اب میں خوشی سے جان دوں گا۔ پھر اس عزیز کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ میری ایک امانت ہے وہ میرے عزیزوں کو پہنچا دینا۔ اور وہ یہ ہے:-

کہ ان سے کہنا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی امانت ہے اس کی حفاظت تمہارے ذمّہ ہے دیکھنا اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرنا اور یہ کہہ کر مسکراتے ہوئے جان دے دی ÷

صحابہؓ کی قربانیاں

"ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جاں نثاریاں کیں جلا وطن ہوئے ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے جانیں دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیۂ نفس، اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کیساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ یہ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۲۳۴)

سیرۃ صحابہؓ

حضرت مصعب بن عمیرؓ
غزوۂ اُحد میں اسلامی عَلَم کی آن پر قربان ہو گئے

حضرت مصعب بن عمیرؓ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی اس جماعت کے ساتھ جو سب سے پہلے منیٰ کی گھاٹی میں مسلمان ہوئی تھی۔ تعلیم اور دین کے سکھانے کے لئے بھیجدیا تھا یہ مدینہ طیبہ میں ہر وقت تعلیم و تبلیغ میں مشغول رہتے لوگوں کو قرآن شریف پڑھاتے اور دین کی باتیں سکھلاتے تھے۔ اسعد بن زرارہ کے پاس ان کا قیام تھا اور مقری (پڑھانے والا مدرس) کے نام سے مشہور ہو گئے تھے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر یہ دونوں سرداروں میں سے تھے۔ ان کو یہ بات ناگوار ہوئی۔ سعد نے اسید سے کہا کہ تم اسعد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ہم نے یہ سنا ہے کہ تم کسی پردیسی کو اپنے ساتھ لے آئے ہو جو ہمارے ضعیف لوگوں کو بے وقوف بناتا ہے بہکاتا ہے وہ اسعد کے پاس گئے اور ان سے سختی سے یہ گفتگو کی۔ اسعد نے کہا کہ تم ان کی بات سن لو اگر تمہیں پسند آئے قبول کر لو۔ اگر سننے کے بعد ناپسند ہو تو روکنے کا مضائقہ نہیں۔ اسید نے کہا کہ یہ انصاف کی بات ہے سننے لگے۔ حضرت مصعبؓ نے اسلام کی خوبیاں سنائیں اور کلام اللہ شریف کی آئتیں تلاوت کیں۔ حضرت اُسیدؓ نے کہا کیا ہی اچھی باتیں ہیں اور کیا ہی بہتر کلام ہے جب تم اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے ہو تو کس طرح داخل کرتے ہو۔ ان لوگوں نے کہا کہ تم نہاؤ اور پاک کپڑے پہنو اور کلمہ شہادت پڑھو۔ حضرت اسیدؓ نے اسی وقت سب کام کئے اور مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد یہ سعد کے پاس گئے اور ان کو بھی اپنے ہمراہ لائے۔ ان سے یہی گفتگو ہوئی سعد بن معاذ بھی مسلمان ہو گئے اور مسلمان ہوتے ہی اپنی قوم بنو الاشہل کے پاس گئے۔ ان سے جا کر کہا۔ کہ میں تم لوگوں کی نگاہ میں کیسا آدمی ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم میں سب سے افضل اور باعزت ہو اس پر سعد نے انہیں مؤثر رنگ میں تبلیغ کی کہ قبیلہ اشہل کے سب مرد و عورت مسلمان ہو گئے اور حضرت مصعبؓ ان کو تعلیم دینے میں مشغول ہو گئے (تلقیح)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ دستور تھا کہ جو شخص بھی مسلمان ہو جاتا وہ مستقل ایک مبلغ ہوتا اور جو بات اسلام کی اس کو آتی ہے اس کا پھیلانا اور دوسروں تک پہنچانا اس کی زندگی کا ایک مستقل کام تھا جس میں نہ کھیتی مانع تھی نہ تجارت نہ پیشہ نہ ملازمت۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر اسلام لانے سے پہلے بڑے ناز کے پلے ہوئے اور مالدار لڑکوں میں سے تھے ان کے باپ ان کے لئے دو دو سو درم کا جوڑا خرید کر پہناتے تھے زعمر تھے اسلام کے شروع ہی زمانے میں گھر والوں سے چھپ کر مسلمان ہو گئے اور اسی حالت میں رہتے کسی نے ان کے گھر والوں کو بھی خبر کر دی۔ انہوں نے ان کو باندھ کر قید کر دیا کچھ روز اسی حالت میں گزرے اور جب موقع ملا تو چھپ کر بھاگ گئے اور جو لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے ان کے ساتھ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں سے واپس آ کر مدینہ منورہ کی ہجرت کر رہے تھے ان کے ساتھ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں سے واپس آ کر مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی اور زہد و فقر کی زندگی بسر کرنے لگے اور ایسی تنگی کی حالت تھی کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے حضرت مصعبؓ سامنے سے گزرے ان کے پاس صرف ایک چادر تھی جو کئی جگہ سے پھٹی ہوئی تھی اور ایک جگہ بجائے کپڑے کے چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس حالت اور اس حالت کا تذکرہ فرماتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔

غزوۂ احد میں مہاجرین کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا جب مسلمان نہایت پریشانی کی حالت میں منتشر ہو رہے تھے تو یہ جمے ہوئے کھڑے تھے ایک کافر ان کے قریب آیا اور تلوار سے ہاتھ کاٹ دیا کہ جھنڈا گر جاوے اور مسلمانوں کو گویا کھلی شکست ہو جائے انہوں نے فوراً دوسرے ہاتھ میں لے لیا اس نے دوسرے ہاتھ کو بھی کاٹ ڈالا۔ انہوں نے دونوں بازوؤں کو جوڑ کر سینے سے جھنڈا چپٹا لیا کہ گرے نہیں۔ اس نے ان کے تیر مارا۔ جس سے شہید ہو گئے۔ مگر زندگی میں جھنڈے کو نہ گرنے دیا۔ اس کے بعد جھنڈا گرا جس کو فوراً دوسرے شخص نے اٹھا لیا۔

جب ان کو دفن کرنے کی نوبت آئی تو صرف ایک چادر ان کے پاس تھی جو پورے بدن پر نہیں آتی تھی اگر سر کی طرف سے ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں کی طرف کی جاتی تو سر کھل جاتا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ چادر کو سر کی جانب کر دیا جائے اور پاؤں پر اذخر کے پتے ڈال دئے جائیں۔ (ذقرۃ - اصابہ)

یہ زندگی ہے اُس نازک اور نازوں میں پلے ہوئے کی جو دو سو درم کا جوڑا پہنتا تھا کہ کفن کی ایک چادر بھی پوری نہیں ملتی۔ اور اس پر ہمت یہ کہ زندہ ہی جھنڈا نہ گرنے دیا۔ دونوں ہاتھ کٹ گئے۔ مگر پھر بھی اس کو نہ چھوڑا۔ بڑے نازوں میں پلے ہوئے تھے مگر ایمان ان لوگوں کے دلوں میں کچھ ایسی طرح سے جما تھا کہ پھر وہ اپنے سوا کسی چیز کو بھی نہ چھوڑتا تھا۔ روپیہ پیسہ راحت آرام ہر قسم کی ہر چیز سے ہٹا کر اپنے میں لگا لیتا تھا۔

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یکم تا ۸ احسان ۱۳۴۳ھش احمدی خواتین کی طرف سے چندہ مساجد کے سلسلہ میں آٹھ سو اسی روپے کے وعدہ جات ملے ہیں اور ایک ہزار نوے روپے کی وصولی ہوئی ہے گویا ۸ احسان تک کل مقدار وصولی کی چار لاکھ چھپن ہزار دو سو سترہ روپے ۵۷ ہوئی ہے۔ الحمدللہ

اس حساب کی رو سے ابھی ہم نے مزید ترتالیس ہزار سات سو تراسی روپے جمع کرنے ہیں گزشتہ چند ہفتوں سے وصولی کی مقدار خاصی کم ہو گئی ہے۔

ہماری بہنو! آپ نے ایک ذمہ داری قبول کی تھی جلد سے جلد اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا آپ کا فرض ہے۔ ترتالیس ہزار کی رقم اتنی بڑی رقم نہیں کہ آپ سب ملکر تھوڑے سے عرصہ میں جمع نہ کر سکیں۔ دوڑنے والا وہی جیتتا ہے جو آخر میں زور لگاتا ہے۔ اب جبکہ بقایا بہت ہی کم رہ گیا ہے آپ کی طرف سے سستی ٹھیک نہیں عہدہ داروں کو بھی چست ہونا چاہیئے اور مستورات کو بھی تاکہ سب کی متفقہ کوششوں سے ہم جلد سے جلد اس رقم کو پورا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے اشاعت اسلام اور غلبہ اسلام کے لئے کوششوں میں ہم سب کا حصہ ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا۔ "مساجد کی تعمیر کے ساتھ ہماری جماعت کا ترقی وابستہ ہے" ایک یہ حقیقت ہے کہ جب تک چپہ چپہ پر مساجد تعمیر نہ ہوں گی جو اسلام کی تعلیم کے مرکز ہوں اشاعت اسلام کبھی ممکن نہیں۔ پس اٹھئے۔ اپنا جائزہ لیں جس بہن نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا وہ اپنے دوسرے اخراجات کو پس پشت ڈالتے ہوئے پہلے مسجد کے لئے دے خود بھی اور دوسری بہنوں تک اس تحریک کو پہنچائے تاکہ اسے دوبرا (دوہرا) ثواب ملے۔

(خاکسار: مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

تاریخ سلسلہ کا ایک ورق

وقفِ زندگی کی پہلی منظم تحریک

ابتدائی واقفین زندگی

اس تحریک پر قادیان میں مقیم نوجوانوں کے علاوہ بعض اور دوستوں نے بھی زندگی وقف کرنے کی درخواستیں حضور کی خدمت میں پیش کیں۔ حضرت اقدس کی ڈاک کی خدمت ان دنوں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے سپرد تھی۔ اس لئے حضرت اقدس نے مفتی صاحب ہی کو ہدایت فرمائی کہ ایسے واقفین کی فہرست بنائیں۔ چنانچہ انہوں نے اس غرض کے لئے ایک رجسٹر کھول دیا۔

ابتداءً جن اصحاب نے زندگی وقف کی ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) شیخ محمد تیمور صاحب طالب علم علی گڑھ کالج (ان کی درخواست پر حضور نے لکھا۔ "بعد پورا کرنے تعلیم بی۔اے اس کام پر لگیں"

(۲) چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ ان کی درخواست پر حضور نے تحریر فرمایا "منظور"

(۳) مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب۔ ان کی درخواست پر حضور نے لکھا "آپ کو اس کام کے لائق سمجھتا ہوں۔"

(۴) میاں محمد حسن صاحب دفتر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ ان کی درخواست پر حضور نے لکھا۔ "قبول ہے۔"

(۵) مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ حضور نے ان کی درخواست پر تحریر فرمایا۔ "منظور"

(۶) صوفی غلام محمد صاحب طالب علم بی۔اے۔ حضور نے ان کی درخواست پر لکھا "بی۔اے کا نتیجہ نکلنے کے بعد اس کام کے واسطے تیار ہو جائیں۔"

(۷) مولوی محمد دین صاحب طالب علم علی گڑھ کالج۔ ان کی درخواست پر حضور نے لکھا "نتیجہ کے بعد اس خدمت پر لگ جائیں۔

(۸) شیخ عبدالرحمٰن صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ۔ ان کی درخواست پر حضور نے لکھا۔ سلسلہ کی پوری واقفیت پیدا کرلیں۔"

(۹) اکبر شاہ خاں صاحب نائب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ان کی درخواست پر حضور نے لکھا۔ "وقت پر آپ کو یاد کیا جائے گا۔"

(۱۰) مولوی عظیم اللہ صاحب ساکن نابھہ۔ ان کی درخواست پر حضور نے تحریر فرمایا۔ "وقت پر آپ کو یاد کیا جائے گا۔"

(۱۱) مولوی فضل دین صاحب۔

(۱۲) خواجہ عبدالرحمٰن صاحب

(۱۳) قاضی محمد عبداللہ صاحب۔ ان کی درخواست پر حضور نے تحریر فرمایا "خط کے مضمون سے آگاہی ہوئی۔ امید ہے آپ کو انتظام کے وقت میں یاد کروں گا اور مناسب جگہ میں خدمت دین کے لئے بھیجوں گا مناسب ہے۔ اپنا نام مفتی صاحب کے رجسٹر میں درج کرادیں۔ والسلام مرزا غلام احمد"

حضرت اقدس نے ان سب درخواستوں پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور ۲ اور ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء کو اس سلسلہ میں نہایت قیمتی نصائح فرمائیں جو شمع راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضور کی سکیم یہ تھی کہ ابتدا میں ۱۲ واعظین کا انتخاب کیا جائے۔ جو قریبی اضلاع میں متعین ہوں اور دو ایک ماہ تبلیغ میں باہر گزار دیں۔ پھر دس پندرہ روز کے لئے مرکز میں آجایا کریں۔ کچھ لٹریچر بھی ان کے پاس موجود ہو تا جہاں مناسب سمجھیں وہاں تقسیم کریں۔

وقفِ زندگی کی شرائط

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "وقف زندگی" کی تحریک کا اعلان کرنے کے بعد میر حامد شاہ صاحب سے اس کی شرائط لکھوائیں اور کچھ اصلاح کے ساتھ ان کو پسند فرمایا۔

ان شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ "میں کوئی معاوضہ نہ لوں گا چاہے مجھے درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرنا پڑے۔ میں گزارہ کروں گا اور تبلیغ کروں گا۔"

ایک ضروری ہدایت حضور نے یہ دی کہ واقفین کو ہر ہفتہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانی ہوگی۔

تحریک "وقف زندگی" کی بنیاد گو حضرت اقدس علیہ السلام ہی کے ہاتھ سے رکھی گئی۔ مگر حضور کی زندگی میں اپنے نام پیش کرنے والے واقفین کو اندرون ملک یا بیرون ملک میں بالغرض تبلیغ مقرر کرنے کی نوبت نہیں آسکی۔ تاہم حضور کے منشاء مبارک کی تکمیل خلافت ثانیہ کے زمانہ میں ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص۵۰۴-۵۰۵)

56

للّٰہی وقف

"مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے۔ جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اسی کے ماتحت ہے مال دیتا ہے۔ وہ بھی داخل ہے۔ طبیب ہے وہ بھی داخل ہے۔ مگر بموجب منشاء هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا۔ جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالےٰ کے لئے وقف کردے اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔ اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس میں مِمَّا رہتا ہی نہیں۔ کیونکہ جب تک وہ مِمَّا کی حد کے اندر ہے۔ اس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس علّتِ غائی تک نہیں پہنچا۔ جو قرآن مجید کی ہے۔ لیکن کامل اسی وقت ہوتا ہے۔ جب یہ حد نہ رہے۔ اور اس کا وجود اس کا ہر فعل، ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالےٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کے لئے وقف ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا کمال یہی ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے منشا کے موافق ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱۹)

قطعہ

جلوہ نہ پائے بندِ لبِ بام کیجئے
یوں تو نہ شوقِ دید کو بدنام کیجئے
تارِ نگاہ میں اُلجھ کر جو رہ گیا
اس مرغ کو نہ مفت تہِ دام کیجئے
دم لینے ہی نہ ہم کو دیا حادثات نے
جی میں تھا ورنہ دو گھڑی آرام کیجئے

تنویر

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

دعوتِ ولیمہ اور موجودہ رسوم و بدعات

اگرچہ شادی بیاہ ہر ملک و قوم میں ہوتے ہیں مگر اسلام نے جس طرح قدم قدم پر ہماری رہنمائی کی ہے شادی بیاہ کے اسلامی احکام بھی دیگر مذاہب پر اسلام کی برتری و فوقیت کا واضح ثبوت ہیں مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کے ایک طبقہ نے ہندوؤں وغیرہ کے زیر اثر اس معاملہ میں بھی رسومات و بدعات کو اختیار کر لیا ہے مثلاً بعض لوگوں نے دُلہن کو بیاہ کر لانے سے بیشتر ہی دعوت اور لوگوں میں کھانا تقسیم کر کے خیال کرتے ہیں کہ ہم نے دعوت ولیمہ کر دی ہے۔ اُدھر دُلہن والے برات کے آنے پر خواہ وہ مقامی افراد پر مشتمل ہو پر تکلف دعوت کے اہتمام و اسراف سے زیر بار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں طریق درست نہیں۔

ولیمہ کی تعریف اور اس کا وقت

دراصل یہ دعوت عُرسی ہے جیسا کہ

۱۔ احادیث کی لغت کی کتاب مجمع بحارالانوار میں لکھا ہے "اَلْوَلِیْمَۃُ وَھِیَ طَعَامٌ یُصْنَعُ عِنْدَ الْعُرْسِ" (مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص۴۶۳)

۲۔ اَعْرَسَ اِذَا دَخَلَ بِامْرَاَتِہٖ عِنْدَ بِنَائِھَا وَ الْمُرَادُ ھُنَا الْوَطْیُ" (ایضاً جلد ۲ ص۳۶۶)

یعنی جب رخصتانہ ہو کر میاں بیوی کے باہمی تعلقات زوجیت قائم ہو جائیں تو اس موقع پر جو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کو ولیمہ کہتے ہیں۔

۳۔ مشکوٰۃ کی شرح مظاہر حق میں ہے:۔
"ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں کہ نکاح میں کھلایا جاتا ہے اور ولیمہ مشتق ہے الئیام سے بمعنی اجتماع کے۔ چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کھلایا جاتا ہے اس لئے اس کو ولیمہ کہتے ہیں … وقت ولیمہ کا بعضوں نے کہا بعد دخول کے ہے" (مظاہر حق جلد ۳ ص۱۴۹)

۴۔ اَلْوَلِیْمَۃُ طَعَامُ الْعُرْسِ اَوْ کُلُّ الطَّعَامِ وَسُمِّیَتْ لِاجْتِمَاعِ الزَّوْجَیْنِ۔ لمعات" (ترمذی جلد اول ص۱۲۹ حاشیہ بین السطور)

۵۔ وَقْتُھَا بَعْدَ الدُّخُوْلِ" (مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص۴۶۳)

۶۔ اِنَّھَا تَکُوْنُ بَعْدَ الدُّخُوْلِ" (ابن ماجہ حاشیہ ص۱۳۸، مشکوٰۃ حاشیہ ص۲۷۸)

ان سب کا مطلب یہی ہے کہ رخصتانہ یعنی زن و شوئی تعلقات صحیحہ کے بعد کی دعوت کا نام دعوت ولیمہ ہوتا ہے۔ جو اپنے اندر کئی فقہی مسائل رکھتی اور کئی جھگڑوں کو حل کرنے کا موجب ہوتی ہے مگر اکثر اس سے غافل ہیں۔

حکم و عدل و امام زمانہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"ولیمہ یہ ہے کہ نکاح کرنے والا نکاح کے بعد اپنے احباب کو کھانا کھلائے" (ملفوظات جلد ۹ ص۱۴۵)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بڑا فہم فرمان وارشاد ہے:۔

"ہماری شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب میاں
بیوی آپس میں ملیں اور حقیقی صورت میں میاں
بیوی کے تعلقات قائم ہو جائیں تو ولیمہ
ہو تا معلوم ہو کہ بیوی پورے مہر کی حقدار
ہو گئی ہے" (الفضل ۷ جولائی ۱۹۴۲ء ص۲)

مندرجہ بالا بیانات سے ولیمہ اور اس کا وقت اور اس کی غرض و غایت واضح ہو جاتی ہے

افراط و تفریط

بعض لوگ تو تفریط کی طرف چلے گئے جو ولیمہ کی دعوت کرتے ہی نہیں اور بعض افراط کرنے لگے۔ اور نام و نمائش کے لئے کثرت سے لوگوں کو بلانے لگے۔ اس لئے اسلامی تعلیم کو پیش رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شادی کے موقعہ پر دولہا سے فرمایا
"اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ" (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص۲۷۸) کہ ولیمہ کرو اور کھانا پکا کر لوگوں کو کھلاؤ اگرچہ ایک بکری ہو۔ مظاہر حق کے مصنف اس پر لکھتے ہیں کہ "ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہو اس طرح کی عبارت بیان تقلیل کے لئے بھی آتی ہے اور تکثیر کے لئے بھی اور لکھا ہے علماء نے کہ یہاں مراد تکثیر ہے یعنی اگرچہ مراد تکثیر ہے یعنی اگرچہ زیادہ بھی خرچ ہو کر۔ اس لئے کہ بکری کا کم ہونا اس زمانہ میں بعید ہے جیسا کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرنے تھے ساتھ ستّوؤں کے اور مانند اس کے کے (مظاہر حق جلد ۳ ص۱۴۹) پھر صحیح بخاری میں حضرت انس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے جب حضرت صفیہؓ سے شادی کی تو "بلایا میں نے مسلمانوں کو طرف ولیمہ ان کے کے اور نہ تھی اس میں روٹی اور نہ گوشت … … ڈال گئیں دسترخوان پر کھجوریں اور اَقِط اور گھی" (ر ر جلد ۳ ص۱۵۰)

ارشادات بالا سے ظاہر ہے کہ رخصتانہ کے بعد ولیمہ ضرور کرنا چاہیئے خواہ حسب توفیق معمولی چیز ہی کھانے کو دی جائے کیونکہ اسی شادی میں بعض روایات (یعنی ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) سے ثابت ہے کہ صرف "ستّو اور کھجور" دعوت میں دی گئی۔ اسی لئے لکھا ہے کہ "ولیمہ بعضوں کے نزدیک واجب ہے" (ر ر جلد ۳ ص۱۴۹)

دعوت ولیمہ میں تعدادِ افراد

رسم کی وجہ سے بعض لوگ وسیع پیمانہ پر کھانا پکاتے اور بکثرت لوگوں کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں نے ہم کو بلایا تھا اگر ہم نے ان کو نہ بلایا تو ناک کٹ جائیگی مگر صحیح بخاری و مسلم کی یہ روایت ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے لکھا ہے کہ:۔
"ابو مسعود انصاری نے اپنے غلام کو جو گوشت بیچتا تھا۔ کہا مجھے اتنا کھانا تیار کر دو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کو کافی ہو کہ حضور کو دعوت پر بلا سکوں۔ چنانچہ جب کھانا تیار ہو گیا تو حضور کے ہمراہ ایک اور آدمی بھی چل پڑا۔ حضور نے اہل خانہ سے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو یہ بھی آجائے ورنہ نہیں۔" (مشکوٰۃ ص۲۷۸)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ چار پانچ آدمی کو بھی دعوت ولیمہ میں بلانا درست ہے ایک بڑا نقص یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ دعوت پر ایک گھر سے ایک فرد کو بلایا گیا تو وہ اپنے ساتھ اپنے کئی بچوں کو بھی لے جاتے ہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔
"جو شخص بغیر بلائے دعوت میں شامل ہوا وہ چور ہے جو لوٹ مار کر کے نکلا" (مشکوٰۃ ص۲۷۹)

پھر امیر طبقہ کے لئے یہ امر خصوصیت سے توجہ کے لائق ہے جسے فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔
"وہ دعوت ولیمہ بد ترین دعوت ہے جس میں امیروں کو تو بلا لیا جائے مگر غریبوں اور ناداروں کو نظر انداز کر دیا جائے" (مشکوٰۃ ص۲۷۸)

آخر میں دعوت ولیمہ کے متعلق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نہایت ضروری ارشادات پیش کرتا ہوں جو اس بارہ میں ہماری ہدایت و رہنمائی کا باعث ہیں فرماتے ہیں:۔

(الف) "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا چھوٹا ہوگا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے یا جیسا کہ سنت ہے ایک بکرا ذبح کیا شوربا پکایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا۔" (خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۷ء) (بحوالہ مطالبات تحریک جدید ص۱۲۰)

(ب) "ولیمہ کے متعلق بھی میں نے ہدایت دی کہ اس موقع پر صرف چند دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے زیادہ لوگوں کو بلا کر اپنا روپیہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ لوگ اپنا اپنا کھانا لا کر ولیمہ والے گھر میں بیٹھ کر کھائیں اور ایک آدمی کا کھانا اس گھر والے کی طرف سے بھی ہو جائے۔" (تفسیر کبیر سورۃ الفرقان ص۱۵۹، ۱۶۰)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اسلام کی اس اعلیٰ اور آسان اور قابل عمل تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے اور اپنے پیارے امام کی ہدایات کے مطابق رسوم و بدعات کے خلاف جہاد میں پوری طرح چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

واقفین وقف عارضی سے چند ضروری گذارشات

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

۱۔ جب آپ وقف کا فارم پُر کریں یا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست وقف بھجوائیں تو خوب سوچ کر وقف کے لئے مہینہ وغیرہ کا تعیین فرمایا کریں کیونکہ آپ کی تحریر کے مطابق وقف کا وقت مقرر ہو جانے پر پھر معمولی عذرات کی بناء پر التوا کرانے سے انتظام خراب ہوتا ہے اور دلیل بھی یہ بات روحِ وقف کے منافی ہے ہاں حقیقی عذر پر تبدیلی منظور کر دی جائے گی۔

۲۔ واقفین پر واضح رہے کہ جس طرح وقف پر مقررہ نظام کے مطابق جانا ضروری ہے (حقیقی معذوری کی صورت میں دفتر کو فوری اطلاع دینا لازمی ہے) اسی طرح واقف کا اپنے تربیت و تعلیم قرآن پاک وغیرہ کے کام کی رپورٹ دینا بھی نہایت ضروری ہے رپورٹ کے بغیر دفتر کو علم نہیں ہو سکتا۔

۳۔ واقفین کی جملہ رپورٹیں براہ راست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور آنی زیادہ موزوں ہیں حضور کے ملاحظہ اور دعا کے بعد یہ سب رپورٹیں دفتر وقف عارضی میں آجاتی ہیں۔ ہر رپورٹ میں اپنے وفد کا نمبر ضرور درج کریں۔

۴۔ واقفین کا یہ پندرہ روزہ دلّی وقف ہر قسم کی آلائشوں سے پاک رہنا چاہیئے کسی قسم کا جھگڑا وغیرہ نہ ہونا چاہیئے یہ ایام خاص طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف ہونے چاہئیں۔ محبت اور درد سے اپنے بھائیوں کی تربیت کا فریضہ سرانجام دیا جائے اور قرآن مجید پڑھایا جائے۔

۵۔ واقفین کو جب وقف کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور وہ اس کی کیفیت سے آگاہ ہوتے ہیں تو ان کا اولین فرض ہے کہ وہ دوسرے احباب بھی عارضی میں شمولیت کے لئے پُرزور تحریک وقف فرمائیں۔

۶۔ جسے امیر وفد مقرر کیا جاتا ہے اسکی اطاعت کی جائے اور اس کا فرض یہ ہے کہ اپنے ساتھی کے ساتھ مومنانہ شفقت سے پیش آئے تا سب کی خدمت اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو۔

۷۔ سب واقفین نے کھانے اور کرایہ وغیرہ کے کل اخراجات خود برداشت کرنے ہیں جماعتوں پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالنا۔ کھانا حتی الامکان خود تیار کرنا چاہیئے معذوری کی صورت میں کسی ہوٹل سے اجرت پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۸۔ واقفین خدمت دین کے لئے جماعتوں میں بھجوائے جاتے ہیں احباب خود بخود ان سے محبت اور حسن سلوک سے پیش آتے ہیں لیکن واقفین ان سے خدمت لینے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ اخوت مومنانہ بہرحال ہر جگہ کارفرما ہے۔

۹۔ واقفین کا فرض ہے کہ جماعت کی دینی و تربیتی حالت کی اپنے علم کے مطابق صحیح رپورٹ بھجوائیں تاکہ امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو حالات کا پورا پورا علم رہے لیکن یہ رپورٹ واقف کی پوری ذمہ داری سے ہونی چاہیئے نیز یاد رکھنا چاہئے کہ واقفین کو کام کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے محض حالات کی رپورٹ کر دینا کوئی زیادہ مفید کام نہیں۔ انہیں چاہیئے کہ حالات کو تربیت سے دعاؤں سے اور عقل و حکمت سے درست کر کے رپورٹ فرمایا کریں۔

۱۰۔ واقفین اپنے عرصۂ وقف میں خاص طور پر غلبۂ اسلام اور جماعت کے استحکام و ترقی کے لئے دعائیں کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو صحت و عافیت سے اعلیٰ خدمات دینیہ اور جلیل القدر ترقیات کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

اسیمو

درخواست دعا

مکرم چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ انسپکٹر لگٹ کلکٹر لائلپور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا کر کے تمام افراد کی پریشانی کو دور فرمائے۔

(محمد ابراہیم شاد۔ ہیڈ ماسٹر چک جھور ضلع شیخوپورہ)

خلافت خدا کا ہے فضلِ عظیم

55

مرا پیارا آقا رؤف رحیم — ودودٌ غفورٌ عفوٌ کریم
خلافت سے دنیا میں ظاہر ہوا — وہ جانِ جہاں اور یارِ قدیم
خلافت کا سایہ ہی فردوس ہے — خلافت سے دوری ہے دردِ الیم
خلافت سے قائم ہے روحانیت — خلافت کی راہ ہے رہِ مستقیم
خلافت کی نعمت جسے مل گئی — اسی کی زباں ہے زبانِ کلیم
خلافت کی خادم ہے فرزانگی — خلافت کا حامل ذہین و فہیم
خلافت کی خاطر ہے سب کائنات — خلافت خدا کا ہے فضلِ عظیم
خلافت کی طاقت گناہ سوز ہے — اسی سے ہی قائم ہے دینِ قویم
خلافت طہارت کو پیدا کرے — خلافت سے ملتی ہے عقلِ سلیم
خلافت سے اُمت ہے مضبوط تر — خلافت کا ہے عزم عزمِ صمیم
خلافت نبوت کا ہے آئینہ — خلافت ہے جلوۂ ربِ رحیم
خلافت کے دم سے ہے فتحِ مبین — خلافت سے ملتی ہے فوزِ عظیم
خلافت سے تازہ ہے دیں کا چمن — ہے گلزارِ ہستی کی بادِ نسیم
خلافت ہے معراجِ انسانیت — خلافت ہے فیضانِ دُرِّ یتیم

خلافت سے قائم ہے سارا جہاں
خلافت کے خادم ہیں کرّوبیاں

(عبدالماجد انور لائلپور)

دعائے مغفرت

میری پیاری والدہ محترمہ مورخہ ۹ احسان (۹ جون ۱۹۶۵ء) کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم بہن بھائیوں کو صبر کی توفیق بخشے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(فضل احمد ظفر۔ دھرم پورہ۔ لاہور)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا شافی علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

تقرر سکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن

مقامی جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ مقامی میں سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے سہ سالہ تقرر کے لئے انتخاب کی رپورٹ موصول ہوئے پر اس عہدہ پر جن احباب کا تقرر منظور کیا گیا ہے۔ اُن کے اسماء گرامی متعلقہ جماعتوں کے احباب کی اطلاع کے لئے ذیل درج کئے جاتے ہیں۔ یہ تقرر یکم ہجرت ۱۳۴۷ھ ش سے ۳۰ شہادت ۱۳۵۰ھ ہجری شمسی تک یعنی تین سال کے لئے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو مفوضہ خدمت بطور احسن سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

جن جماعتوں نے ابھی تک انتخاب کر کے رپورٹ نہیں بھجوائی وہ فوری توجہ فرمادیں اور انتخاب کر کے رپورٹ بھجوائیں۔

نام جماعت مقامی	اسماء گرامی سکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن
نوشہرہ علاقہ پشاور	مکرم محمد رشید صاحب ارشد
شیخ محمدی	" جلالت خان صاحب
بازید خیل	" محمد علی خاں صاحب
رسالپور	" عبدالمجید صاحب
امان گڑھ کارخانہ نوشہرہ	" حکیم عبدالرشید صاحب ساجد
پتی	" حکیم فضل محمد صاحب
ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	" منشی غلام جیلانی صاحب
علی پور ضلع مظفر گڑھ	" نسیم احمد صاحب خلیل
گوجرہ	" چوہدری محمود احمد صاحب
میانی گھوگھیاٹ	" میر محمد خلیل الرحمان صاحب
گرکھڑ وال چک ۲۲۶	" سید محمد حسین شاد صاحب
کریم نگر فارم	" بابو محمد یوسف صاحب
نارنگ گنج	" کرامت علی صاحب

نوٹ:۔ جون کے آخر تک اپنے حلقہ کی وصولی ۲/۳ حصہ کر کے رقم مرکز میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

(باقی)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ عنقریب نتیجہ نکلنے والا ہے۔ جملہ احباب اکرام و بزرگان سلسلہ سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد مبشر دارالصدر غربی ربوہ)

۲۔ ۷ جون کو طلعت ابن مکرم ماسٹر خادم حسین صاحب کنری کو ٹرین کا ایک حادثہ پیش آگیا۔ عزیز کو سر میں شدید چوٹیں آئیں سر میں ٹانکے لگا دئے گئے لیکن تا حال بیہوشی کی سی حالت ہے۔ کبھی آنکھیں کھولتا ہے۔ مگر دماغ ابھی کام نہیں کرتا یہ بچہ بڑا ہونہار طالب علم ہے عمر اس وقت ۹ سال ہے۔ کنری میں زیر علاج ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت دے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

(خاکسار محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(منیجر)

نصرت رائٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہ
چھپا ہوا ہے
ملنے کا پتہ:۔ نصرت آرٹ پریس ربوہ

نور کا جل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے
بہترین سرمہ
خارش پانی بہنا۔ بائمنی۔ باختہ پھلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج
متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر جو بچوں عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید ہے
قیمت فی شیشی سوا روپیہ
تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون ۲۷

خلیل پولٹری فارم
ربوہ سے
مریضوں اور ضعیفوں کے لئے ارزاں زرد کھانے والے چوزے
حاصل کریں
(منیجر)

زیورات کے متعلق ہر قسم کی ضروریات کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں۔ پاک جیولرز گولبازار ربوہ

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی پسند

ٹائم ٹیبل	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17
سرگودھا تا لاہور	3-30	4-30	5-30	6-30	7-15	8-00	8-45	9-30	11-15	11-10	11-30	12-15 ایکسپریس	1-00	2-30	3-15	4-15	5-00
لاہور تا سرگودھا	3-00	4-30	5-30	6-30	7-30	8-10	8-30	9-30	11-30	12-00	12-30 بعد دوپہر	1-00	2-10	2-30	4-10	5-10	[illegible]-30
لاہور تا گوجرانوالہ	4-15	9-15	4-00 بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا لاہور	4-15	9-30	5-45 بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل کریں

محمد علی ظفر
برائے منیجر

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے
(منیجنگ ایڈیٹر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ دو روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمدرد نسواں رحب اٹھرا | مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج **دواخانہ خدمتِ خلق** رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

اطبا، ڈاکٹر صاحبان، امراء اور بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جو امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۔۔ ۲ روپے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۔۔۔ ۲۰ روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج۔ مکمل کورس تیس روپے

ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات** رجسٹرڈ نسبت روڈ بازار لاہور

36

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

مثلاً خاص کوالٹی ۔ (۱) ساکٹ و سوچ کمبائنڈ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین

(۲) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپیئر تھری پن

(۳) ساکٹ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین

(۴) ساکٹ ۵ ایمپیئر ٹو پن پورسلین

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سیالکوٹ نمبر ۲

ھو الشافی

عارف ہومیوپیتھک شفاخانہ کی خصوصیات

۱- ۲۵ پیسے یومیہ کے حساب سے ہر مرض کا تسلی بخش علاج کروائیے۔

۲- جن کو ڈر ہو کہ آج کل ڈاکٹر پیسے بٹورتے ہیں وہ ٹھیکہ سے علاج کروائیں معینہ وقت کے اندر فائدہ نہ ہونے کی صورت میں قیمت واپس

ڈاکٹر ناصر احمد خان عارف ہومیوپیتھ

دار الیمن وسطی ربوہ

اوقات ملاقات: ۴ بجے شام تا ۸ بجے شام۔

معتدل مقویات

TONICS

ہمارا تیار کردہ مقویات ہر موسم گرما میں یکساں طور پر مفید اور بے ضرر ہیں

بے بی ٹانک بچوں کی اکسیر غذا اور ٹانک ۔۔ ۳

برین ٹانک دماغ اور حافظہ کو تقویت دیتا ہے ۔۔ ۳

جنرل ٹانک دماغی نقصان اور اعصابی کمزوری کے لئے ۔۔ ۴

سپیشل ٹانک ہر قسم کی کمزوری اور کمی خون کے لئے ۔۔ ۵

سپیشل کورس ۔۔ ۱۰

(۱۰) جو ٹینگ کورس (صرف مردوں کے لئے) ۔۔ ۳۰

کیمبرج ہومیوپیتھک کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال - لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

قرآنی حقائق بیان کرنے والا

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ تبلیغی وعلمی مجلہ۔ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں، غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۔ ۶ روپے، (مینیجر الفرقان ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

درخواستیں مطلوب ہیں

مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں سے پاکستان ویسٹرن ریلوے میں ایکس رے اسسٹنٹس کی ۱+۱ (ڈیگ لسٹ) عارضی اسامیاں پُر کرنے کے سلسلے میں ۱۵-۷-۶۸ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے ۳۳ فی صد ریلوے ملازمین (زیر ملازمت۔ ریٹائرڈ یا متوفی) کے بیٹوں۔ پوتوں۔ نواسوں اور زیر تولیت یتیم بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

کم از کم تعلیمی قابلیت:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن اور ایکس رے کے عام کام میں تربیت یافتہ

عمر: ۱۵-۷-۶۸ کو ۱۸ تا ۲۵ سال کے درمیان۔

تنخواہ: ۱۲۵/- روپے۔ کنسالیڈیٹڈ سکیل ۱۲۵-۵-۱۵۵-۷-۲۲۵ روپے اور قواعد کے تحت مروجہ دیگر الاؤنسز

درخواستوں کی پیشی:- درخواستیں مجوزہ فارم پر دی ہوں گی جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپے میں مل سکتا ہے۔ درخواستیں فارم پر مطبوعہ ہدایات کے ٹھیک مطابق باقاعدہ طور پر پُر کی ہوں گی۔ درخواستیں لازماً ۱۵-۷-۶۸ تک ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کو نزدیک ترین دفتر روزگار کی وساطت سے پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستوں کے مندرجات کے ثبوت سندات کی مصدقہ نقول درخواستوں کے ساتھ منسلک ہونی چاہئیں۔ نیز متعلقہ ضلع میں مستقل رہائش کے ثبوت کے طور پر متعلقہ ضلع کے کسی کلاس I مجسٹریٹ سے حاصل شدہ سکونتی سرٹیفکیٹ بھی درخواست کے ساتھ منسلک کرنا ہوگا۔ پس ماندہ علاقوں کے امیدوار زیر تحفظ علاقوں کے امیدوار قبائلی علاقوں کے امیدوار اور ریاستی علاقوں کے امیدوار پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر سے ہی سرٹیفکیٹ حاصل کر کے پیش کریں گے آزاد کشمیر کے امیدوار یہ سرٹیفکیٹ وزارت امور کشمیر حکومت پاکستان سے حاصل کر کے پیش کریں

خاص مراعات پس ماندہ علاقوں کے امیدواروں، زیر تحفظ علاقوں کے امیدواروں قبائلی علاقوں کے امیدواروں اور ریاستوں کے امیدواروں سے درخواست کے فارم کی قیمت ایک روپے کے بجائے ۲۵ پیسے لی جائے گی۔

(۱۸۷) ۱۶۵۲/ IMF

ضرورت

ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں مشین پر کام کرنے کے لئے ایک کارکن کی ضرورت ہے ابتدائی تنخواہ ۔۔ ۵۰ روپے ماہوار ہوگی۔ خواہشمند پریس میں اوقات کار کے دوران مینیجر سے ملیں

(مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

احباب اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، بیڈ کور، بیڈ شیٹس، فرشی دریاں کھیس تولیے، جائے نماز کھدر اور ریشمی کپڑے مل سکتے ہیں

وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار - لائلپور

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے؟

اس لئے کہ

☜ حضرت المصلح الموعود کی جاری کردہ تحریک ہے

☜ **امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے،**

☜ یہ ایک الہامی تحریک ہے

☜ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع کریں

(افسر امانت تحریک جدید)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے **نورِ نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۸/ احسان تا ۱۴/ احسان ۱۳۴۷ھش

(۱) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰/ احسان (جون) کو کچھ دنوں کے لئے ربوہ سے (جہلم اور اسلام آباد ہوتے ہوئے) مری تشریف لے گئے ہیں۔ اور آج کل وہیں قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو امیر مقامی اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔

(۲) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک حسب سابق دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی معرفت ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جائے۔

(۳) ۷/ ماہ احسان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ ہمارے زندہ خدا کی قدرتیں اس کی مختلف صفات کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت کی جلوہ گری کی چند ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں اور احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ ان صفات کی جلوہ گری کا مشاہدہ کر کے اپنے ایمان اور عرفان کو بڑھائیں

(۴) حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ سے ٹانگ میں درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ آپ نے ۸/ احسان کو اپنی صحت کے متعلق حسب ذیل نوٹ بغرض اشاعت ارسال فرمایا جو ۹/ احسان کے الفضل میں شائع ہوا:۔

"درد تو ڈیڑھ ماہ سے زائد ہو گیا مبشر احمد کی شادی سے بھی پہلے شروع تھا۔ مگر اب کوئی تین ہفتے سے شدت رہی۔ بہت شدید درد ۲۴ گھنٹے رہا ہے۔ اب تین روز سے ذرا وقفہ پڑنے لگا ہے یعنی کسی وقت نہیں بھی ہوتا مگر کسی وقت پھر شدید مگر اب متواتر نہیں ہے۔ الحمد للہ۔ پہلے تو رات رات بھر نیند نہیں آتی تھی لیکن ضعف اب تک بہت زیادہ ہے۔ شائد درد کی دواؤں کا اثر ہو۔ مگر ضعف کی تکلیف اب زیادہ ہی ہے کم نہیں۔ شروع تکلیف میں بھی ذرا درد کا دورہ کم ہو کر شدت اختیار کر لیا تھا۔ دعا کریں اب وہ شدت نہ ہو جو گزشتہ تین ہفتہ تک متواتر رہی ہے۔ (مبارکہ)"

حضرت سیّدہ مدظلہا پچھلے دنوں ربوہ سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

(۵) محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی پچھلے دنوں پھسل کر گرنے سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ بازو کے اوپر کے حصہ میں دو جگہ سے ہڈی ٹوٹی ہے۔ آپ بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے تھے اور وہاں ڈاکٹروں سے ہڈی سیٹ کرانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ ہڈی صحیح طور پر جڑ جائے اور آپ کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(۶) ۱۲/ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۹/ احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۹/ جون ۱۹۶۸ء کو ربوہ میں عام تعطیل رہی۔ اس روز ۸ بجے صبح مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام بہت وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ ملتانی، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر روشنی ڈال کر حضور کے نہایت ارفع و اعلیٰ اور فہم و ادراک سے بالا مقام اور حضورؐ کی عظمت و جلالت شان، حضور کے بے نظیر کمالات، حضورؐ کی بے مثال قوت قدسیہ اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا تفصیل سے ذکر کیا اور اس امر پر زور دیا کہ ہمیں اپنے دلوں کو عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم مقرب بارگاہِ الٰہی نہیں بن سکتے۔

(۷) مکرم سعید احمد صاحب مشنری ڈاکٹر ۶/ احسان (جون) کو اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے انہیں بہت پُرخلوص طریق پر الوداع کہا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

فضل عمر فاؤنڈیشن کے عطایا کی ۳۰ جون تک زیادہ سے زیادہ وصولی کی جائے

فضل عمر فاؤنڈیشن کا دوسرا سال انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰/ احسان ۱۳۴۷ہش کو ختم ہو رہا ہے۔ مقامی جماعتوں کے عہدیداران کی خدمت میں تاکیدی گزارش ہے کہ اختتام سال میں جو دو ہفتہ کا عرصہ باقی ہے۔ اس میں وصولی کی پوری توجہ کے ساتھ کوشش فرمائیں اور ہر وعدہ کنندہ دوست کو توجہ دلائیں۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی ادائیگی مقررہ میعاد کے مطابق کر دیں یعنی وعدہ کی دو تہائی سے زائد ادائیگی ہر وعدہ کنندہ دوست کو کر دینی چاہیئے

۲۔ وصول شدہ رقم ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں اور ۳۰/ احسان تک کی کیفیت کی رپورٹ ۷/ وفا تک دفتر ہذا میں ضرور بھجوا دی جائے۔ تاکہ اس سے مجموعی رپورٹ مرتب کر کے حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دعائے مغفرت

رحمن شاہیہ مشرقی پاکستان سے بذریعہ خط اطلاع آئی ہے کہ خاکسار کے چچا مکرم چوہدری منظور الحق صاحب بنگالی۔ ابن محترم چوہدری احسان اللہ صاحب بنگالی و برادر اصغر مکرم چوہدری منظور الدین صاحب بنگالی ۶-۷/ احسان ۱۳۴۷ھش مطابق ۶-۷ جون ۱۹۶۸ء کی درمیانی شب ۸ بجے انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ چچا جان مرحوم بہت نیک۔ مخلص اور سلسلہ احمدیہ سے اخلاص رکھنے والے وجود تھے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے مرکز سلسلہ میں آنے اور حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی شدید خواہش تھی مگر تنگی حالات کی وجہ سے ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی وفات کے وقت مرحوم کی عمر صرف ۴۵ سال تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی یادگار ایک بیوہ ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ لڑکے نے امسال ۔۔۔ کا امتحان دیا ہے اور لڑکیاں ابھی چھوٹی ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درد مندانہ اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ چچا جان مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرماتے ہوئے آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ہم سب کا ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ نیز خاکسار کے والدین اور دیگر چچا صاحبان کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

(منصور احمد مبشر۔ ابن چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی۔ دار الصدر شرقی۔ ربوہ۔)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷